بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

خطبہ نمبر ۱۴ — یوم چہار شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۷ شہادہ ۱۳۴۲ہش ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ ۱۷ اپریل ۱۹۶۳ء | نمبر ۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۶؍اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت پرسوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ حرارت بھی نہیں ہوئی لیکن رات بے چینی رہی نیند دیر سے آئی۔ صبح بھی جلدی آنکھ کھل گئی۔ اس وقت طبیعت بہتر معلوم ہوتی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور صاحبہ کیلئے دعا کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صاحبزادی، سیدہ امۃ الشکور صاحبہ کی عام طبیعت تو روبہ اصلاح ہے۔ لیکن کیس کی پیچیدہ نوعیت کے باعث خطرہ ابھی پوری طرح دور نہیں ہوا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا میں رضائے الٰہی اور کامیابیاں حاصل کرنے کا طریق

انسان کو چاہیئے کہ فریب کی زندگی چھوڑ دے اور خدا تعالیٰ سے صلح کرے

"ایک شخص جو خدا تعالیٰ کو خوش رکھنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے کامیابیاں بخشے وہ فریب کی زندگی چھوڑ دے۔ خدا سے صلح کرے۔ فرمایا قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ فلاح پا گئے وہ جنہوں نے تزکیۂ نفس کر لیا اور تباہ ہو گیا وہ جس نے اسے خراب کیا۔ فلاح دین و دنیا دونوں کو شامل ہے جو شخص اپنے نفس کی ناپاکی کو چھوڑتا ہے وہ آخر کامیاب ہوتا ہے۔ بے شک کوئی فلسفہ میں طاق ہے کوئی ہیئت میں کوئی سائنس میں شہرۂ آفاق ہے یہ قبول ہے۔ مگر تزکیہ نفس بڑی مشکل چیز ہے۔ علوم ظاہری دماغی حواس کو تیز کرتے ہیں مگر ان کا قلب کے ساتھ کچھ علاقہ نہیں۔ جو علوم ظاہری حاصل کرتے ہیں بجز سلیم الطبع کے آخری نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ ان میں کبر آجاتا ہے۔ ان کو سچا انکسار اور سچی نرمی نصیب نہیں ہوتی کبر ایسی بُری بلا ہے کہ انسان اس کی وجہ سے ہر قسم کی ترقی سے رُک جاتا ہے۔" (البلاغ المبین ص)

درخواست دُعا لاہور (بذریعہ فون) مکرم پیر صلاح الدین صاحب پی سی ایس کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے آپ سروسز ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بکرم پیر صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

امراء اضلاع و ڈویژن متوجہ ہوں

اخبار الفضل مورخہ ۷ اپریل ۱۹۶۳ء میں نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے ایک اعلان شائع کیا گیا تھا جو اس مفہوم پر مشتمل تھا کہ جو جماعتیں یا مجالس از خود بدوں حصول اجازت۔ مربیان یا علماء سلسلہ کے نام مقرر کر کے تربیتی اجتماعات میں شرکت کرنے کے لئے شائع کریں گی اس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس اعلان کے سلسلہ میں وضاحتاً تحریر ہے کہ یہ پابندی صرف ان مربی یا علماء صاحبان کے لئے ہے جنہیں جماعتیں مرکز سے منگوائیں گی۔ ان کے علاوہ ضلع یا ڈویژن کے مربیوں کے لئے نہیں بلکہ وہ حسب سابق نظارت ہذا سے اجازت لے کر جلسوں میں شامل ہو سکیں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

غریب طلباء کی امداد کا خاص وقت

مخیر دوست حصہ لیکر ثواب کمائیں

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

اس وقت سکولوں اور کالجوں کی اکثر جماعتوں کے امتحان عنقریب ہونے والے ہیں اور بعض کے ہو چکے ہیں۔ اس وقت غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید یا اوپر کی جماعتوں میں داخلہ کی رقم وغیرہ کے لئے حقیقی ضرورت ہوتی ہے جس کے بغیر خطرہ ہوتا ہے کہ وہ تعلیم سے رہ جائیں گے۔ سلسلہ کی گزشتہ تاریخ بتاتی ہے کہ بعض غریب طلباء جو از خود تعلیم نہیں پا سکتے تھے وہ سلسلہ کی امداد کے ذریعہ تعلیم پا کر جماعت کے نہایت مفید اور کار آمد وجود بن گئے۔ پس میں اس وقت جو کہ سالانہ امتحانوں اور جماعت بندی کا وقت ہے جماعت کے مخلص اور مخیر دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ آگے آکر اس نیک کام میں حصہ لیں اور جماعت کے غریب اور ہونہار طلباء کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹائیں کیونکہ یہ ایک بڑا کار ثواب ہے۔ میں عموماً صرف ان طلباء کی امداد کرتا ہوں جو ہونہار ہوتے ہیں اور ان کے متعلق رپورٹ بھی اچھی ہوتی ہے اور ان کی صحت اور اخلاقی حالت بھی اچھی ہوتی ہے۔ پس مخیر دوست آگے آئیں اور اس کار ثواب میں حصہ لیکر جماعت کی دعائیں اور اس کا ثواب کمائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۳/۴/۶۳

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

پُل صراط کی حقیقت

شریعت کی پابندی اور اطاعت بھی ایک پُل صراط ہے جس پر سے اس دنیا میں مومن کو گذرنا پڑتا ہے

جو شخص دنیا میں اس پُل کو عبور نہیں کرتا وہ اگلے جہاں کے پُل صراط پر بھی نہیں چل سکے گا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہمارے ملک میں عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ جب لوگ قیامت کے دن اکٹھے کئے جائیں گے اور خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے تو حساب کتاب کے بعد بظاہر اسلام کا دعویٰ کرنیوالوں کو جنت کا راستہ بتایا جائے گا۔ جب وہ ادھر چلیں گے تو ان کا راستہ دوزخ پر سے ہو کے گذرے گا۔ اور

دوزخ پر ایک پل ہوگا

جو تلوار کی دھار سے بھی زیادہ تیز ہوگا۔ جو لوگ متقی اور پرہیزگار ہوں گے اور خدا تعالیٰ کے حضور برگزیدہ اور پسندیدہ ہوں گے وہ اس پل پر سے بجلی کی طرح گذر جائیں گے اور جو ان سے کم رتبہ کے ہوں گے مگر ہوں گے خدا کے پسندیدہ وہ ہوا کی طرح پل کو عبور کریں گے اور جو ان سے کم ہوں گے وہ تیز گھوڑے کے سوار کی طرح اور جو ان سے کم ہوں گے وہ نہایت تیز دوڑنے والے انسان کی طرح اور جو ان سے کم ہوں گے وہ پیدل چلنے والے انسان کی طرح اور پھر جو ان سے بھی کم ہوں گے وہ لڑکھڑاتے ہوئے اس پل کو طے کریں گے۔ کچھ ایسے ہونگے جو اس طرح اس پر سے گذریں گے جس طرح کوئی گھٹنوں کے بل چلتا ہے اور جو آخری درجے کے ہوں گے یعنی جن میں ایمان نہیں ہوگا اور جو خدا کے پسندیدہ ہونیکی بجائے راندۂ درگاہ ہوں گے۔ وہ جونہی اس پل پر چڑھیں گے کٹ کر دوزخ میں گر جائیں گے۔

ان واقعات کو واعظ اور ناصح اپنے وعظوں میں بیان کر کے طبائع میں رقت اور نرمی پیدا کرتے ہیں جس سے لوگ وعظ کو قبول کرتے ہیں۔ بظاہر یہ واقعہ معمولی ہے اور بہت سے تعلیم یافتہ اس کو سن کر چونکہ ان کو دین کی واقفیت نہ ہو مولویوں کا ایجاد کیا ہوا ڈھکوسلہ کہدیں گے لیکن وہ لوگ جنکو دین سے کسی حد تک بھی واقفیت ہے مگر مادیت نے بھی ان پر اثر کیا ہوا ہے وہ کہدیں گے کہ اگلے جہان کی بات ہے۔ ہمیں اس کی تلاش اور تحقیق کرنے کی ضرورت ہی نہیں برخلاف ان کے وہ لوگ جن میں قدامت پرستی حد درجہ کی ہے اور جو لفظوں سے ادھر ادھر ہونا پسند نہیں کرتے ان کے نزدیک واقعی ایک پل ہے جس پر سے گزرنے والوں کی یہی حالت ہوگی مگر میرے نزدیک کسی نے

اس روایت کی اہمیت

پر غور نہیں کیا نہ تو یہ ڈھکوسلہ ہے نہ موضوعات میں سے کوئی قصہ ہے۔ اس کی اہمیت تو اسی سے ظاہر ہے کہ قریباً تمام بڑے بڑے مذاہب میں اس کا ذکر پایا جاتا ہے جس طرح خدا کے وجود پر تمام مذاہب متفق ہیں اور جس طرح انبیاء کے وجود پر تمام مذاہب کو اتفاق ہے۔ سوائے بعض کے جنہوں نے دوری کی وجہ سے انکار کر دیا جس طرح قریباً تمام مذاہب میں ملائکہ کا وجود پایا جاتا ہے جس طرح مرنے کے بعد احیاء کا عقیدہ بہت حد تک متفقہ عقیدہ ہے۔ اسی طرح پل صراط کا عقیدہ بھی قریباً تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بھی کچھ حقیقت ہے۔ اسلام کی مذہبی کتب میں اس کا ذکر ہے۔ یہود کی کتب میں اس کا وجود ہے اور زرتشتی مذہب کی کتب میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔

پھر اس کی حکمت کیا ہے

اس پر بھی اسی طرح ایمان لانے کی ضرورت تھی جس طرح اور امور ایمانیہ پر ایمان لانا ضروری اور اہم ہے۔ اگر اہل مذاہب اس پر غور کرتے اور اسکی حقیقت سمجھتے تو وہ جو وادئ ظلمت میں بھٹکتے پھرتے ہیں ہدایت پالیتے۔ بہت جو اب تک خدا سے غافل ہیں ان کو خدا کا پتہ مل جاتا مگر کیسے افسوس کی بات ہے کہ پرانے زمانہ کے لوگوں نے تو اس کو پل سے آگے نہ جانے دیا کیونکہ اس وقت لفظ پرستی غالب تھی اور آج جبکہ مادیت کا زمانہ ہے اس کو قصہ سمجھ کر انکار کر دیا گیا۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ بات سچی ہے۔ پل ضرور ہے مگر وہ اس صورت میں نہیں جس طرح لوگ کہتے ہیں۔ ہاں وہ اس دنیا کی علامت ضرور ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس امر پر بحث کی ہے کہ مومنوں کو جب قیامت کے دن میوے ملیں گے تو وہ کہیں گے ایسے تو ہمیں پہلے بھی ملے تھے۔ وہ میوے ہوں گے تو متشابہ مگر کیا یہی میوے ہوں گے جیسے ہم آج بازار سے خرید کر کھاتے ہیں۔

حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے

کہ وہاں کی چیزیں دنیا کی چیزوں سے قیاس میں ہی نہیں آسکتیں کیونکہ ان کے متعلق آتا ہے لاعین رات ولا اذن سمعت کہ وہ نہ آنکھوں نے دیکھے ہوں گے نہ کانوں نے سنے ہوں گے۔ پھر یہ کیسے کہدیا گیا ہے کہ وہ میوے یہاں کے میووں سے متشابہ ہوں گے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ وہ میوے ایسے نہیں ہوں گے جو ہم یہاں کھاتے ہیں ان میووں اور ان میووں میں زمین آسمان کا فرق ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کے میوے یہاں کی روحانی لذت کے مشابہ ہوں گے۔ جیسے ایک مومن کو نماز یا روزے یا حج یا زکوٰۃ یا کسی غریب کی ہمدردی میں لذت آتی ہے وہاں اس کو جو میوے ملیں گے ان سے یہی لذت اسے حاصل ہوگی اور ان کا دل اسی طرح مسرور ہوگا جس طرح یہاں عباداتِ الٰہی کے بجالانے سے ہوتا تھا۔ تو وہاں جو پھل ملیں گے ان کی لذتیں متشابہ ہوں گی۔ ان لذتوں کے جو مومن کو یہاں عبادت الٰہی میں حاصل ہوتی ہیں۔ جو لذت نماز یا روزے یا کسی اور عبادت میں ملتی ہے وہ وہاں کے انگور یا انار یا کیلے یا کسی اور پھل میں ہوگی جب مومن کو وہ پھل ملیں گے تو وہ محسوس کرے گا کہ پھل مجھے فلاں عبادت یا خدمت کے بدلے میں ملا ہے یا فلاں کے لیے۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں پل صراط بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح و تاویل کا یہ مطلب نہیں کہ وہاں میوے نہیں ہوں گے میوے تو ہوں گے مگر ایسے میوے نہیں ہوں گے جیسے کوئٹہ کے میوے ہوتے ہیں بلکہ ان میووں میں

ذکر الٰہی کی ایک لذت ہوگی

نماز کی ایک لذت ہوگی۔ روزے کی ایک لذت ہوگی۔ اور یہ لذتیں مثلاً انگور یا انار یا کیلے کی شکل میں ہوں گی وہ مادی انگوروں۔ اناروں یا کیلوں کی الیسی لذتیں نہیں ہوں گی بلکہ وہ پھل چونکہ روحانی ہوں گے اس لئے ان کی لذت ان مادی میووں کی لذت سے مختلف ہوگی۔ اور اس دنیا کے مادی پھل جب ان کی لذتیں اس جہان کے پھلوں کی لذتوں کے مقابلہ میں ہیچ اور حقیر ہوں گی ورنہ اگر یہی دنیا کے میوے جنت میں بھی ملے تو کچھ نہ ملا کیونکہ مثلاً جب ایک بچہ ہوتا ہے تو اس کی خوشی صرف اسی میں ہوتی ہے کہ اس کو کھیلنے کو وقت مل جائے یا معمولی سے معمولی چیز کھانے کو مل جائے مگر جب وہی بچہ بڑی عمر کا ہو جاتا ہے تو وہ چیزیں اس کو خوش نہیں کر سکتیں۔ بچہ جب چھوٹا ہوتا ہے تو کھیلنے میں خوش ہوتا ہے لیکن اگر ایک شخص کو کہا جائے کہ تم پڑھو تو تمہیں کھیلنے کو وقت ملے گا تو وہ پڑھنے کیلئے آمادہ نہیں ہو سکتا۔ یا ایک پڑھے لکھے شخص کے آگے ایک جلیبی رکھدی جائے اور اس کو کہدیا جائے کہ یہ تمہارے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کا نتیجہ ہے تو وہ سمجھے گا کہ یقیناً میرا وقت ضائع ہوا۔

اب غور کرو

بچپن میں ایک شخص زیادہ کھیلنے یا مٹھائی کو اپنی امیدوں کا انتہا خیال کرتا ہے اور اس پر خوش ہو جاتا ہے مگر وہی بچہ جب پڑھ لکھ کر جوان ہو جاتا ہے اس وقت اگر اس کے سامنے اس کی تعلیم کے نتیجہ کے طور پر مٹھائی رکھی جائے یا کہا جائے کہ تم کھیلتے رہو تو وہ اس سے خوش نہیں ہو سکے گا۔ یہی سمجھے گا کہ تعلیم حاصل کرنے میں میں نے اپنا وقت ضائع کیا۔ یہ کیوں ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ چونکہ بچپن کی نسبت جوانی میں انسان کے عقلی اور دماغی اور ذہنی قویٰ بہت اعلیٰ درجہ پر پہنچ چکے ہوتے ہیں اس لئے بچپن کے باعث مسرت اشیاء اس کو ادنیٰ اور ذلیل نظر آنے لگتی ہیں۔ اسی لئے ایک ایم اے پاس یا ایک سائنس کے عالم کے سامنے مٹھائی کی تھالی بطور اس کی تعلیم کے نتیجہ کے رکھنا اس کی ہتک کرنا ہے۔ اسی طرح اس

روحانی عالم میں ایک روحانی ترقی یافتہ شخص کے آگے اس دنیا کے مادی انگور یا انار یا کوئی اور میوے رکھنا اس کی ہتک ہے جس طرح یہاں ایک

اعلیٰ امتحان میں کامیاب ہونیوالے

طالب علم کے لئے انعام کوئی نادر ادبی کتاب یا کوئی ڈاکٹر ہو تو طب کی نہایت بیش قیمت کتاب دینا جس کو نہ کامیاب ہونے والا طالب علم حاصل نہ کر سکتا ہو یا حاصل تو کر سکتا ہو مگر وہ کتاب تازہ شائع ہونے کے باعث مشہور نہ ہو مگر استاد کے علم میں ہو اس کے مناسب ہے۔ اسی طرح ایک شخص جو خدا کے راستہ میں مال، جان، عزت، عزیز و اقارب سب کو قربان کر دیتا ہے۔ اس کو اگر اس جہان کے مادی میوے وہاں دیئے جائیں تو یہ اس کی ہتک ہوگی اس لئے اس کو جو کچھ ملے گا وہ بہت ہی اعلیٰ ہوگا گو ان کی شکل انہی میووں کی سی ہوگی جس کی وجہ یہ ہے کہ تا خدا تعالیٰ یہ دکھائے کہ دیکھو۔ نے اس خدا کے بندے سے جو نعمتیں چھین لی تھیں۔ وہ اس سے کہیں زیادہ اعلیٰ اس کو حاصل ہو گئیں۔

پس یہ نعمتیں اس کو ملیں گی اور ان سے وہ لذت یاب ہوگا۔ اور اس سے اس کا عرفان اور ترقی کرے گا۔ اور ذوق بہت بڑھ جائے گا۔ اور یہ تمام لذتیں وہی ہوں گی جو تبلیغ دین سے یا ذکر الٰہی سے یا غرباء کی مدد کرنے وغیرہ سے اس کو حاصل ہوتی تھیں۔

یہی حال پل کا ہے

وہ پل درحقیقت تلوار سے کہیں زیادہ تیز ہوگا۔ اور اس پر سے لوگ اسی طرح سے گزریں گے جس طرح کسی کا مذہبی ثبات ہوگا۔ کچھ بجلی کی طرح کچھ ہوا کی طرح کچھ گھوڑے کے سوار کی طرح کچھ دوڑتے ہوئے اور کچھ پیدل کی مانند اور کچھ بیٹھ کر اور کچھ گھٹنوں کے بل اور کچھ دوزخ میں کٹ کر گر جائیں گے۔ مگر یہ ایک تماشہ کی طرح نہیں ہوگا بلکہ اس کی ایک حیثیت ہوگی۔ اس پل پر سے عبور کرنے کے لئے دنیا میں بھی خدا نے ایک پل بنایا ہے۔ جیسا کہ یہاں خدا کیلئے نعمتیں چھوڑنے والے کے لئے وہاں نعمتیں ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی ایک پل ہے۔ جو اس دنیا کے پل پر سے گزریگا وہ اس جہان کے پل پر سے بھی گزر سکے گا۔ اور جس طرح اس نے اس دنیا کے پل کو عبور کیا ہوگا۔ اسی طرح اس جہان کے پل کو بھی طے کرے گا۔ اگر یہاں

بجلی کی طرح گزرا

تو وہاں بھی اگر یہاں ہوا کی طرح گزرا تو وہاں بھی اسی طرح گزریگا۔ لیکن اگر اس پل پر سے کٹ کر گر گیا تو اس پل کو عبور کرنے میں بھی کٹ کر دوزخ میں گر جائے گا۔

وہ پل کونسا ہے جس پر دنیا میں گزرنا پڑتا ہے۔ وہ شریعت کی پابندی اور سچے مذہب کی کامل اطاعت ہے۔ جو اس پر سے گزرتے ہیں۔ کوئی ان میں سے اخلاق کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے اس پل پر سے گزرتا ہوا کٹ جاتا ہے اور کوئی حسد اور کینہ اور بغض کی وجہ سے مارا جاتا ہے۔ بعض

شریعت کے دیگر احکام

کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے اس پل پر سے گزرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اخلاق میں اعلیٰ درجہ کے ہوں گے۔ دین کی اطاعت میں کامل ہوں گے اور خدا تعالیٰ کے احکام کو کامل شوق سے مانتے رہے ہوں گے وہ اس پل سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی اس دنیا کے پل سے لڑھکتا ہوا گزرے اور اگلے جہان کے پل پر سے آسانی سے گزر جائے۔ جو یہاں دوڑتے ہوئے نہیں گزرتا وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ نہیں۔

اس دنیا میں جو پل ہے

دوسرے جہان کے اس پل پر چلنے کے لئے بطور مشق ہے جو لوگ اس دنیا کے پل پر چلنے کی مشق کریں گے۔ یعنی حتی الوسع شریعت کے احکام کی اتباع کریں گے وہ اگلے جہان کے پل پر سے گزر سکیں گے۔ لیکن جو یہاں مشق نہیں کریں گے وہ پل صراط پر سے نہیں گزر سکیں گے۔ کیونکہ روحانی کام ہو یا جسمانی اس کے لئے مشق کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً دیکھ لو کہ نٹ کس طرح رسوں پر چڑھ کر چلتے ہیں اس کی وجہ مشق ہے۔ وہ ایک آدھ دن میں رسے پر چلنے نہیں لگ جاتے بلکہ مدتوں مشق کرتے ہیں تب ان کو کامیابی ہوتی ہے۔ یا مثلاً ڈاکٹر کیسے کیسے

نازک اور خطرناک اپریشن

کرتے ہیں۔ مگر ایک شخص جسکو مشق نہ ہو چاہے وہ روز ڈاکٹر کو اپریشن کرتے دیکھتا رہا ہو۔ اپریشن میں کامیاب نہ ہوگا۔ آنکھ کا اپریشن کیا جاتا ہے۔ ایک پردہ چیر کر اندر سے ایک گٹھلی نکال دی جاتی ہے۔ ایک ماہر اور مشاق ڈاکٹر کس ہوشیاری سے اس کو سرانجام دیتا ہے۔ مگر دوسرا شخص اگر ہاتھ ڈالے تو یقیناً آنکھ کو ضائع کر دے گا۔

تو مشق سے کام آیا کرتے ہیں۔ یہ مت سمجھو کہ یہاں تو تم

اس پل پر سے گزرنے کی مشق

نہ کرو جو خدا تم سے شریعت کی پابندی کرنے کی صورت میں تمہارے سامنے کھڑا ہے۔ اور امید یہ رکھو کہ ہم اگلے جہان کے پل پر سے گزر جائیں گے۔ یہ خیال باطل ہے۔ جس کو یہاں چلنے کی مشق نہیں وہ اس پل پر نہیں چل سکے گا وہ جنت میں پہنچنے سے پہلے دوزخ میں گر پڑے گا۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ جس طرح یہاں لوگ کرتے ہیں۔ کہ اگر کہیں جانے کا ارادہ کیا مگر راستہ مشکل ہوا تو نہ گئے اور وہاں جانے کا ارادہ فسخ کر دیا۔ اسی طرح وہاں بھی کریں گے۔ تو یہ خیال بھی غلط ہے۔ جو راستہ ضرور اختیار کرنا پڑے گا۔ اور اس پل پر سے ضرور گزرنا پڑے گا۔ اس لئے یا تو کٹ کر جہنم میں گر جائیں گے اور اپنی مشق کے مطابق تیزی سے طے کر کے جنت میں پہنچ جائیں گے یہاں بے شک ہو سکتی ہے۔ اور ایک جگہ کا عزم ملتوی کیا جا سکتا ہے مگر وہاں یہ نہیں ہو سکے گا!

پس اس

پل کے مفہوم پر یقین رکھو

اس کو مت بھلاؤ اور یہاں جو پل تمہارے واسطے بنایا گیا ہے۔ اس کو کامیابی سے عبور کرنے کی کوشش کرو۔ اگر اس کو عبور کرنے میں سستی اور غفلت کرو گے۔ تو خسران و تباہی کے سوا کچھ نہیں حاصل ہوگا۔

اب اس مضمون کو اپنی زندگیوں پر لگاؤ اور دیکھو کہ تمہیں اس دنیا میں بنائے ہوئے خدائی پل پر چلنے کی مشق ہے یا نہیں اگر ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ اگر نہیں تو مشق کرو اور اگر مشق نہیں کرو گے تو علاوہ شرمندگی کے اس جہان میں ذلت اٹھانی پڑے گی۔

دار الافتاء ربوہ

چند سوالات اور ان کے جواب

(از محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دار الافتاء)

سوال:۔ اگر قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا جائے اور وہ بیمار ہو کر مر جائے یا گم ہو جائے تو کیا اس کی قربانی ہو گئی یا نہیں؟

جواب۔ قربانی خون بہانے کو کہتے ہیں نہ کہ جانور خریدنے کو۔ پس بغیر جانور ذبح کرنے کے قربانی نہیں ہوا کرتی۔

سوال۔ کیا قربانی کی گائے سے بذریعہ دوہنے نفع لینا جائز ہے۔

جواب۔ اگر گائے تجارت کی خاطر خرید لی گئی ہے۔ تو پھر اس سے نفع اٹھانا ناجائز نہیں ہے۔ اور اگر ایک فرد یا دو افراد نے اسے قربانی کی خاطر خریدا ہے کہ وہ دونو اس کی قربانی دیں گے۔ تو پھر اس سے نفع لینا تو کجا اس میں بعد میں دوسرے حصہ دار کو شریک کرنا بھی ناجائز ہے۔ ہاں اگر خریدتے وقت یہ نیت ہو کہ میں اور جو حصہ دار شامل ہونا چاہیں گے انہیں بھی اس میں شامل کر لیا جائے گا۔ تو پھر مزید حصہ دار بھی شامل کئے جا سکتے ہیں۔

سوال۔ کیا اپنے ہاتھ سے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا ضروری ہے۔

جواب۔ خود اپنے ہاتھ سے قربانی کے جانور کو ذبح کرنے سے ثواب زیادہ ملتا ہے۔ تاہم یہ ضروری نہیں۔ اگر کوئی کسی دوسرے سے ذبح کروائے تو قربانی ہو جاتی ہے۔ اور اگر کسی خاص عذر کی وجہ سے ایسا کرے تو پھر ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ

چنانچہ بدایۃ المجتہد میں لکھا ہے۔

اما الذبح فان العلماء استحبوا ان یکون المضحی هو الذی یلی ذبح اضحیته بیده واتفقوا علی انه یجوز ان یوکل غیره علی الذبح

(بدایۃ المجتہد ج ۱ ص ۳۵۱)

درخواست دعا

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی خدمت میں لنڈن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں مکرم عزیز دین صاحب ریڑھ کی ہڈی میں جھٹکا آنے کی وجہ سے بہت بیمار ہیں ہڈی کا ایک جوڑ اپنی جگہ سے کسی قدر ہل گیا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے اور آپ کو زمین پر ہی سونا پڑتا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم عزیز دین صاحب کو اپنے فضل سے صحت کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

عالمگیر دہریت اور دینی جماعتیں

قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری

روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۶ - ۲۷ - ۲۹ - مارچ ۶۳ء کی اشاعتوں میں صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "عصر حاضر میں دینی جماعتوں کا طریق کار"۔ مضمون نگار نے عالمگیر لادینیت کا تجزیہ کرتے ہوئے عصر حاضر میں دو بیماریوں کا پتہ چلایا ہے ایک مذہبی معاملات میں شک، دوسرا انکار۔ پھر لکھا ہے کہ جو بیماری قدم اول پر تشکیک کہلاتی ہے وہی کچھ عرصہ بعد "جارحانہ دہریت" کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ مضمون نگار تشکیک کی بیماری کا علاج یہ بتاتے ہیں کہ باطنی اصلاح کے اُن تمام طریقوں کو اختیار کیا جائے جن کا دینی کتابوں میں پتہ چلتا ہے یہ چیزیں مختلف نوعیت کے ذکر و اذکار۔ دعائیں۔ مجاہدات اور ریاضتیں ہیں اور اس سلسلے میں خاتم الانبیاء کا اسوۂ حسنہ کامل و اکمل ہے جب تک آپ کی پوری پوری پیروی نہ کی جائے صرف ختم نبوت کانفرنسوں اور بعض دینی جماعتوں کا سیاسیات اور الیکشنوں میں حصہ لے کر اقتدار پر قبضہ کرنے سے تشکیک و دہریت کی بیماری کا علاج ناممکن ہے۔

ختم نبوت کانفرنسیں اور اسوۂ خاتم الانبیاء

مضمون نگار نے بعض دینی جماعتوں کی طرف سے ختم نبوت کانفرنسوں کے منعقد کرنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب تک اسوۂ خاتم الانبیاء کو ہر حیثیت سے کامل اور قابل حصول نہ مانا جائے قادیانیت کی مخالفت کوئی معنی نہیں رکھتی چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"اس وقت کہ جب یہ حروف لکھے جا رہے ہیں چند ہی فرلانگ پر ایک ختم نبوت کانفرنس چل رہی ہے مگر ان جذبات کے دیوانوں کو کون بتائے کہ دنیا کے سامنے رسول کریم کو خاتم الانبیاء منوانے کا عملی طریقہ صرف یہ ہے کہ حضور کے اسوۂ حسنہ کو ہر حیثیت سے کامل اور ہدایت انسانی کے لئے کافی سمجھ کر اس میں فنائے کامل حاصل کی جائے جب تک اس اصول کو اپنے دین و ایمان کا مرکزی ستون نہ بنا لیا جائے تب تک ایک قادیانیت کو مٹاؤ گے تو دس اور کھڑی ہوں گی۔"

(نوائے وقت لاہور ۲۶ مارچ ۶۳ء)

مضمون نگار کی یہ بات سو فیصد درست ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں کامل فنا حاصل کرنا ہی ختم نبوت منوانے کا عملی طریق ہے اور جماعت احمدیہ کے نزدیک تو "ختم نبوت" کی تشریح ہی یہی ہے کہ اب صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی ہی سے دنیا کی تمام خرابیاں دور ہو سکتی ہیں اور جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ و اتباع میں فنائے کامل حاصل نہ کی جائے تشکیک اور جارحانہ دہریت کا علاج ناممکن ہے اور اگر مسلمان "ختم نبوت کانفرنسوں" کے ذریعہ لوگوں کے جذبات بھڑکانے کی بجائے "مجسم اسوۂ خاتم الانبیاء" بن جائیں اور دنیا کے سامنے اس کا عملی نمونہ پیش کریں تو اسی سے ختم نبوت کا تحفظ ہو جاتا ہے یعنی خاتم الانبیاء کے دین اور نبوت کی حفاظت ہو جاتی ہے اور ختم نبوت کے یہ معنی کرنا کہ نبوت بالکل ختم ہو چکی ہے خود اسلام اور خاتم الانبیاء کے متعلق غیر شعوری طور پر یاس و تشکیک کی بیماری پیدا کرتا ہے اور جارحانہ دہریت کے گود میں جا پہنچاتی ہے کیونکہ یہ ختم نبوت کا منفی مفہوم ہے اثباتی مفہوم نہیں اور ایسے منفی مفہوم سے کہ اب سب کچھ بند ہو چکا ہے مایوسی پیدا ہوتی ہے اور یہ مایوسی رفتہ رفتہ دہریت پر منتج ہوتی ہے۔ پس یہ بالکل صحیح ہے کہ ختم نبوت کی یہ کانفرنسیں جذبات کی دیوانگی کا مظہر تو ہیں موجودہ بے چینی اور دہریت کا علاج نہیں۔ ختم نبوت کی یہ کانفرنسیں منعقد کرنے والی جماعتیں اگر اس معقول نکتہ کو سمجھ لیں تو ایک دوسرے کے بہت قریب ہو کر عالمگیر دہریت کے مقابلہ میں مفید کام سرانجام دے سکیں گی۔

دینی جماعتیں اور سیاست

صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری اپنے مضمون میں آگے چل کر جارحانہ دہریت کا علاج بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جارحانہ دہریت چونکہ صرف ایک تنظیمی قوت ہے اس کی کامیابی کا پورا راز اسی تنظیم میں ہے لہٰذا اس کا علاج اور توڑ بھی اسی تنظیمی نوعیت کا ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام دینی افراد اور سب دینی جماعتیں الیکشن بازی و سیاسی اکھاڑ پچھاڑ کے سارے مشغلوں کو ترک کرتی ہوئی امت کی تعلیم عمومی پر متوجہ ہو جائیں تعلیم عمومی سے راقم کی غرض صرف مبلغانہ انداز کی دینی تعلیم ہے۔۔۔۔ اگر تمام دینی افراد اور ساری دینی جماعتیں سیاسی اقتدار میں حصہ رسدی کی عالمگیر بیماری سے محفوظ ہو کر یہ کام شروع کرتی ہیں تو بلاشبہ ساری دنیا کی تمام دینی جماعتوں اور افراد میں ربط باہم کا کام بالکل آسان ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی پوری ملت کے فکر و نظر سے گذر کر اس کے طریق عمل تک میں یکسانی و یکرنگی پیدا ہو جاتی ہے۔" (نوائے وقت لاہور ایضاً)

یہ سطور اسی دردمند آواز کی صدائے بازگشت ہیں جو آج سے پون صدی قبل بانی سلسلہ احمدیہ سے سنی گئی تھی جس پر خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ گامزن ہے اور سیاست اور الیکشنوں کے اکھاڑ پچھاڑ سے بالکل الگ ہو کر خالص دینی بنیادوں پر دنیا میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے کام میں مصروف ہے اور عالمگیر دہریت کا منظم مقابلہ کر رہی ہے کیا اب بھی وقت نہیں آیا؟ کہ مسلمان تعصبات و اختلافات کو چھوڑ کر جارحانہ دہریت کا مقابلہ کرنے کے لئے جماعت احمدیہ سے تعاون کریں۔

پس ہم صوفی نذیر احمد صاحب نیز دیگر دینی افراد اور دینی جماعتوں کو دعوت دیتے ہیں کہ اگر وہ خاتم الانبیاء کی عزت اور دین اسلام کا دہریت پر غلبہ چاہتے ہیں تو وہ آپس کی مخالفت میں تضیع اوقات کرنے کی بجائے جماعت احمدیہ سے تعاون کریں۔

کمیونسٹوں اور دہریوں کا مقابلہ

صوفی صاحب اس عنوان کے تحت کمیونسٹوں کی عالمگیر منظم تبلیغی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ابھی کوئی مہینے بھر کی بات ہے کہ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ روسی بلاک کی کمیونسٹ پارٹی دس لاکھ کے قریب ایسے تربیت یافتہ کارکن تیار کرے گی جو غالباً سارے عالم میں گھر گھر پہنچ کر لادینیت کی تبلیغ کریں گے ملت انسانی کے نامربوط و ناہموار اور مختلف الحمل دینی زندگی کے لئے یہ ایک نیا چیلنج ہے۔"

(نوائے وقت ۲۷ مارچ ۶۳ء)

مضمون نگار نے انہی سطور میں آگے چل کر کمیونسٹوں اور لادینوں کو "شیطان" اور ان کی جگہوں کو "شیطانی قلعہ" قرار دیا اور یہ بھی لکھا ہے کہ غیر سیاسی اور خالص تبلیغی کوششیں ہی "شیطان" اور ان کے قلعوں پر کامیاب بمباری ہو گی۔ یہی بات آج سے پون صدی قبل بانی سلسلہ احمدیہ نے کہی تھی اور کھول کر بتلایا تھا کہ یہی لوگ الدجال اور یاجوج و ماجوج ہیں جن کا خروج آخر زمانہ میں زور و شور کے ساتھ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مقدر تھا اسی لئے آپ نے ان کے مقابلہ کے لئے ایک غیر سیاسی اور خالص دینی تنظیم یعنی جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی اور فرمایا تھا کہ ان قوموں کا مقابلہ تلواروں کے ذریعہ نہیں بلکہ دلائل و براہین اور تبلیغی کوششوں کے ذریعہ ہو گا اور یہی شیطانی قلعوں پر کامیاب بمباری ہو گی۔ مگر اس وقت بانی سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اب جماعت احمدیہ اور مضمون نگار کے عقیدہ میں کیا اختلاف رہا؟ جس قوم کو وہ شیطان سمجھ کر آج ان کے منظم تبلیغی مقابلہ کی دعوت دے رہے ہیں جماعت احمدیہ عملاً پون صدی سے ان کا منظم تبلیغی مقابلہ کر رہی ہے۔

عالمگیر دہریت اور خدا کے مامور کی ضرورت

یہاں واضح رہے کہ عالمگیر دہریت اور عالمگیر فتنوں کے وقت ہمیشہ سے خدا کی یہی سنت قدیم سے چلی آ رہی ہے کہ وہ اپنے کسی مامور و ہادی کو کھڑا کرتا ہے۔ اس قدیم سنت الٰہی کے مطابق خدا نے موجودہ عالمگیر لادینیت اور دہریت کے طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے اس زمانہ میں بھی ایک مسیح و ہادی کو مبعوث فرمایا جس کی پیشگوئیاں الہامی کتب میں قدیم سے چلی آ رہی تھیں۔ یہ ناممکن تھا کہ پیشگوئیوں کے مطابق شیطان تو الدجال اور یاجوج و ماجوج کے ذریعہ پورے زور و شور سے خروج کرتا۔ مگر ان کے مقابلہ کے لئے مسیح و مہدی نہ بھیجا جاتا جس کا وعدہ کے مطابق آنا ضروری تھا۔ سو جس کا آنا مقدر تھا وہ آ چکا اور اس نے کام کی بنیاد رکھ دی اور خدا کے مامور کے بغیر یہ کام ہو ہی نہیں سکتا تھا ماضی میں مسلمانوں نے اس کی بہتیری کوششیں کیں مگر وہ کامیاب نہ ہوئے اس سے واضح ہے کہ یہ کام صرف مسیح و مہدی کے لئے مقدر تھا اس لئے دوسروں سے نہ ہو سکا۔ زمانہ شدت سے ہادی الٰہی کی ضرورت محسوس کر رہا تھا جیسا کہ درج ذیل حوالہ سے معلوم ہو گا "ماہنامہ لقائے رب" کراچی "امام حسین کے بعد امام مہدی" کے عنوان کے تحت زمانہ میں مہدی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"دین قائم ہونے کے لئے آج پھر بے تاب ہے دجال کی تحریک روس سے اٹھ کر چین سے ہوتی ہوئی پاکستان کی طرف اور عراق سے نمودار ہو کر گنبد خضراء کی طرف بڑھ رہی ہے شیطان کے پھیلے ہوئے اس دجل کو صرف محمد کا لایا ہوا سچ شکست دے سکتا ہے مگر اس سچ کو بولنے کے لئے ایک سچا انسان چاہیئے کیونکہ ترقی کو بے نقاب کرنے کے لئے ایک ہدایت یافتہ مسلمان چاہیئے اسلام کو غالب کرنے کے لئے حسین کا ثانی چاہیئے جو دین کو سیاسی انداز میں نہیں بلکہ خالص دینی انداز میں قائم کر دے۔ دین میں سیاست ضرور شامل ہے مگر سیاست میں دین شامل نہیں۔"

(ماہنامہ لقائے رب کراچی اگست ۶۲ء صفحہ ۲)

"جماعت اسلامی اور لیڈر کی بھونڈی نقالی"

جماعت اسلامی کا دعویٰ ہے کہ عالمگیر دہریت کا مقابلہ ہمارے ذریعہ ہو گا اور ہمارا طریق کار ہی اس مقابلہ کے لئے درست طریق کار ہے۔ صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری نے ان کے دعویٰ اور طریق کار پر بھی اپنے مضمون میں بحث کی ہے بلکہ ان کے بیان کے مطابق جماعت اسلامی کا یہ دعویٰ ہی ان کے اس مضمون کا محرک ہوا ہے چنانچہ آپ جماعت اسلامی کے دعویٰ اور طریق کار کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"نوائے وقت کے معاملہ فہم مقالہ نگار مسٹر زیڈ۔ اے سلہری نے آٹھ مارچ کے اپنے ایک مختصر مقالے میں جماعت اسلامی کے لیڈر صاحب کو ترک سیاست کرتے ہوئے خدمت دین کا ایک اشارہ کیا تھا اس نے تحریک کی کہ اس سلسلے میں دین و ملت کے پورے تقاضے کے متعلق کچھ عرض

57

کردیا جائے لہٰذا یہ گزارش کی جارہی ہے۔ میری قطعی رائے ہے کہ سیاست و دین کے درمیان جوڑ پر بیٹھ کر کام کرنے والی جماعتیں موجودہ وقت اور اس دور میں انتشارِ خوامے ملت میں اضافہ تو کرسکتی ہیں مگر اس کی پائیداری کے لئے کچھ بھی نہیں کرسکتیں ایسی جماعتیں زیادہ سے زیادہ یہ کام کرسکتی ہیں کہ یا تو ماضی کی طرح کے مختلف فرقوں میں مزید فرقوں کا اضافہ کریں یا کرسچن ڈیماکریٹس "کرسچن سوشلسٹ" "کرسچن ری پبلکن" قسم کے مخلوط سیاسی گروپ بنالیں یہ طریق عمل تجدید ملت کے بجائے انتشار ملت اور دین و دنیا کی بھونڈی نقالی ہوگی ان کے سیاسی و دینی افکار کو ملت اسلامی بحیثیت مجموعی دین سمجھ کر قبول کرے اس کا تو کوئی امکان نہیں خالص دینی اعتبار سے تسکینِ روح انسانی کے تمام بنیادی عناصر ان میں یکسر مفقود ہیں بعض منتشر و ماغوں کا کوئی وقتی فائدہ ہو تو ہو مگر اسے قلب و روح انسانی کے اطمینان کا بدل سمجھنا بدترین دینی مغالطہ اور دنیا دین کے سوا کچھ نہیں لہٰذا اگر یہ لوگ اور ان سے ملتے جلتے دینی گروہ سارے عالم اسلامی میں اس مشورے کو قبول کرلیں تو ان کی بھی سعادت ہوگی اور ملت و دین کو بھی کوئی غیر معمولی فائدہ پہنچنے کی توقع یقینی ہے۔"

(نوائے وقت ایضاً)

جماعت اسلامی فسطائیت کے طریق پر

آگے چل کر جمہوری ریاستوں کی خصوصیات کا ذکر کرتے اور جماعت اسلامی کے طریق کار کو فسطائیت کے مشابہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ایک جمہوری ریاست اپنے باشندوں کے میلانات و رجحانات اور افکار و عقائد کا مظہر ہوتی ہے جمہوریت میں اس کے سوا اور کسی چیز کی گنجائش نہیں یہی سبب ہے کہ جماعت اسلامی اور اس سے ملتی جلتی جماعتوں پر آجکل کا سیاسی آدمی فسطائیت کا گمان کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے بلاشک جمہوریت اور دین کو بالکل ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے مگر اس کی صورت صرف یہ ہے کہ عوام کی سیرت کو اور ان کے افکار و عقائد کو یکسر دینی بنادیا جائے مگر یہ کام اُرید الا الاصلاح سے ممکن ہے ان ارید الا الاقتدار (میں تو اقتدار کو اپنے ہاتھ میں لینے کا ارادہ رکھتا ہوں) سے کسی طرح یہ کام ممکن نہیں ایسا ممکن ہوتا تو انبیاء علیہم السلام قدم اول پر نعوذ باللہ سیاسی جوڑ توڑ کرکے اقتدار کو اپنے ہاتھ میں لیتے اور پھر ریاست کی مشینری کی قوت سے سارے عالم کو مومن بنانے کا کام کرتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ ابھی پچھلی صدی میں ہماری ایک نئی تحریک صرف اسلئے ناکامی پر ختم ہوئی کہ اس کے جانباز کارکنوں نے عوام کو تیار کرلینے سے پہلے ہی اقامت حدود دین کے کام کا آغاز کردیا تھا۔ لہٰذا ریاست کی قوت سے عوام کو مومن بنانے کا خواب کوئی بھی تاریخی قدر و قیمت نہیں رکھتا۔ البتہ دور جمہوری میں اس کا امکان موجود ہے کہ سیاسی جوڑ توڑ میں انسان خود ہی اپنے دین و ایمان کو نقصان پہنچا دے دینی اعتبار سے ریاست ایک مصنوعی نظام ہے اس میں اگر دینی اصلاح و تربیت و تعلیم کی گنجائش ہے تو وہ بہا غنیمت ہے۔ رہا اسے روح دین کا مظہر بنانے کا خواب تو اس کا ایک طریق عمل ہے اور وہ عوام کی دینی و مبلغانہ تعلیم و تربیت و اصلاح ہے ملوکیت کے دور میں اگر الناس علی الدین ملوکہم" (لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر چلتے ہیں) ایک دفعہ تھا تو آج جمہوریت کے دور میں اس کا اُلٹ ہے۔ آجکا معاملہ یہ ہے کہ جو رنگ جمہور پر غالب ہوگا۔ ایک جمہوری حاکم اس کو اختیار کرنے پر مجبور ہے ورنہ چند دنوں ہی سے حکومت کی گدی چھوڑ دینا ہوگی۔"

(نوائے وقت لاہور ۱۹ مارچ ۶۳ء)

۴ ایڈیٹر ماہنامہ ثقافت رب کراچی اگست ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے۔

"جماعت سازی کا وہ طریقہ جو مولانا مودودی نے اختیار کیا ہے قطعی غلط ہے یہ مذہبی طریقہ نہیں یورپ کا ایجاد کردہ سیاسی طریق ہے اور پیغمبر کی تقلید کی بجائے کمیونسٹوں کی نقل ہے۔"

امید ہے صوفی نذیر احمد اور درد دل رکھنے والے دینی افراد اور دینی جماعتیں ہماری ان گذارشات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے۔ وما علینا الا البلاغ۔

(محمد اسد اللہ قریشی الکاشمیری (مربی سلسلہ)

"تحریکِ آزادیٔ کشمیر میں جماعتِ احمدیہ کا حصّہ"

انعامی مضمون

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن)

جماعت احمدیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سرکردگی میں آزادیٔ کشمیر کی تحریک میں جو حصّہ لیا اور جو شاندار خدمات سرانجام دیں وہ سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ جوں جوں وقت گذرتا جارہا ہے حالات و واقعات ذہنوں سے محو ہو رہے ہیں اور نئے آنیوالے مورخین جو زیادہ محنت اور تحقیق کے عادی نہیں ہوتے صرف سنے سنائے واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے مضامین لکھ دیتے ہیں۔ جو حقیقت کے خلاف ہوتے ہیں۔ واقفِ حال لوگ (جن کی تعداد بہت کم رہ گئی ہے) گو بعض اوقات اس کی تردید بھی کردیتے ہیں تاہم ہر بات کی تردید شائع کرنا بھی ممکن نہیں۔

ان حالات میں مناسب سمجھا گیا ہے کہ دوستوں کو دعوت دی جائے کہ وہ "تحریکِ آزادیٔ کشمیر میں جماعت احمدیہ کا حصّہ" کے موضوع پر مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے مضمون لکھیں:۔

مضمون زیادہ سے زیادہ دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ خوشخط لکھا جاوے۔ جو واقعات درج کئے جائیں حاشیہ میں اُن کی سند بھی ضرور دی جائے۔ جن دوستوں نے اس سلسلہ میں خود خدمات سرانجام دی ہیں ان کا دستخطی بیان بطور ضمیمہ شامل کیا جاوے۔ ایسے مستند بیانات کو مطبوعہ مواد سے کم اہمیت نہیں دی جائے گی۔

میں یہ بھی اعلان کردینا چاہتا ہوں کہ معیاری مضامین میں سے اوّل اور دوم آنے والے دوستوں کو یکصد روپیہ اور پچاس روپے علی الترتیب انعام دیا جائے گا۔ اور اس خدمت کے ذریعہ وہ عنداللہ بھی اجر کے مستحق ہوں گے۔

جو احباب اس انعامی مقابلہ میں حصّہ لینا چاہیں وہ فوری طور پر مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے چوہدری ظہور احمد صاحب (آڈیٹر) ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

(مرزا ناصر احمد)

معاصرین

غلاف کعبہ کی نمائش

لاہور کے ایک مجید دینی ہفتہ وار سے:-

"غلاف کعبہ کے جو ٹکڑے پاکستان میں تیار ہو رہے ہیں۔ ملک میں مختلف مقامات میں ان کی زیارت کے لئے بے حد اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اور تعزیے کی طرح جگہ جگہ ان کو لئے پھرنے اور جلوس نکالنے کا پروگرام تیار کیا جا رہا ہے۔ قطعاً خلاف شریعت ہے۔

اس کے انتظام و اہتمام .... دو اسراف و تعریف میں آنے کا غلاف کعبہ جاہلیت کی ایک رسم تھی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری رکھا۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ آئمہ حدیث و فقہ میں سے کسی نے اس کے تقدس کا ذکر نہیں کیا۔ اب پاکستان میں کچھ لوگ جو اس کو غیر معمولی طور پر اہمیت دے رہے ہیں۔ یہ قطعی طور پر بدعت کے ذیل آجاتی ہے"

یہاں تک پھر غنیمت تھا۔ اس کے بعد جو تفصیلات پاکستانی روزناموں میں نظر سے گذریں۔ وہ کہیں زائد تکلیف دہ حیرت انگیز نکلیں۔ شہر شہر اس غلاف شریف کا جو ابھی سے "غلاف کعبہ" کہلانے لگا۔ باجے کے ساتھ گشت کرنا، جلوس اور ہجوم کے پورے لوازم کے ساتھ اس پر چڑھاوے چڑھنا۔ اور خود اس کا لاہور کی ایک مرجع خلائق تربت پر چڑھایا جانا ہے کہ اسے مزید برکت و تقدس حاصل ہو جائے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کا معاملہ کسی مخلوق کے ساتھ عمداً ادنیٰ ہیں کرنا بھی اسے مرتبہ بدعت میں داخل کرنے کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ یہ تہ بہ تہ معاملات تعبد اور ان سارے معاملات کی رہبری و علمبرداری مولانا مودودی کے ہاتھ میں! خیر اس درجہ حیرت انگیز ہے کہ یقین کرنے کو جی نہیں چاہتا کہ مولانا سے توقع تو عین اس کی مزاحمت و مخالفت کی تھی۔ چہ جائیکہ خود ایسی ناپاک تحریک کے لیڈر بن جاتا۔ سیاست کمبخت میں یہی خاصیت ہے۔ خدا معلوم ہمارے کتنے اہل اخلاص کو دین سے جدا کر کے اپنا پجاری بنا چکی ہے اور مولانا مودودی تو اس راہ میں اتنی دور نکلے جا چکے ہیں ..... خیال بھی نہ تھا کہ تیاری غلاف کو یوں ایک زبردست سیاسی پروپیگنڈہ کا آلہ بنایا جائے گا۔ غلاف کے لئے جلوس و نمائش کی منزلیں۔ تعزیہ کی طرح کی۔ یوں بھی بجائے خود حکم بدعت میں داخل چہ جائیکہ اس سے سیاسی مقصدوں کی تحصیل ... اور جیسا کی علمبردار مولانا مودودی کی سی ذمہ دار شخصیت! توقع یہ تھی کہ اگر کوئی دوسرا ایسا کرے گا بھی تو یہ اس کو روک دیں گے، ٹوک دیں گے! امت کی تاریخ ان عبرت انگیز مثالوں سے خالی نہیں کہ کیسی کیسی محترم شخصیتیں پالیٹکس میں پڑتے ہی اپنا وزن اپنا وقار کھو بیٹھیں اور کتنی پست سطح پر اتر آئیں۔ مولانا مودودی کی یہ تازہ مثال اسی فہرست میں ایک دردناک اضافہ ہے ....

... یہ نمبر تیار ہو چکا تھا کہ ایک صاحب کا یہ ایک دل بھی بڑے اور صاحب علم و نظر بھی یہ عجیب خط موصول ہوا۔
"مودودی صاحب نے غلاف کعبہ کا جو قبل از وقت عرس منایا ہے وہ عبرتناک ہے۔"

بے شک مولانا مودودی کے مخلصوں کے لئے نہایت عبرت انگیز۔ بھی انسان کو اپنے مرتبہ سے گرتے کچھ دیر نہیں لگتی اور جہاں گرنا شروع ہوا تو پھر کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے!

ناؤ یہ کس نے ڈبوئی؟ خضر نے!

(صدق جدید ۵ اپریل)

ہمارا قومی مزاج

علوم کتاب و سنت سے جہل و ناواقفی کے باعث ہمارا قومی مزاج کچھ اس قسم کا بن گیا ہے کہ اگر ان کے سامنے سنت کو پیش کیا جائے تو اس طرح بدکتے ہیں۔ کانہم حمر مستنفرۃ۔ لیکن اگر خود ساختہ عقیدہ و رسوم اور قصص و روایات بے اصل پیش کی جائیں تو بے حد خوش اور متاثر ہوتے ہیں۔ قرآن نے ایسی قوم کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا وان یروا سبیل الغی یتخذوہ سبیلا — یعنی اگر وہ دیکھیں ہدایت کی سیدھی راہ سامنے ہے تو کبھی اس پر نہ چلیں اور اگر دیکھیں گمراہی کی ٹیڑھی راہ سامنے ہے تو فوراً چل پڑیں۔

غلاف کعبہ کا جلوس، اس کو قدم قدم پر چومنا، اس پر پھولوں کی بارش، اس کے سامنے خمیدگی، اس کے توسط سے دعا وغیرہ اس کی بہترین مثال ہے اس سلسلہ میں سب سے عجیب بات یہ ہے کہ اس کی قیادت ان علمائے کرام نے کی جن کے علم و فضل، جن کی فکر و رائے مذہب اور سیاست میں ایک واجب الاطاعت حکم سمجھا جاتا ہے ....

اس میں کلام نہیں ہے کہ غلاف کعبہ کے سلسلہ میں یہ جوش و ولولہ ایک خاص جماعت اور اس کے امیر کی کوشش کا باعث ہوا — لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے — کہ یہ ایک عظیم بدعت ہے جس کی ایک اہل علم کے ہاتھوں بنیاد رکھی گئی اور جس کے برگ و بار آئندہ چل کر بہت زیادہ ..... پھولیں گے — بلکہ یہ بہت مناسب ہوگا — کہ اہلسنت میں تعزیہ کے مقابل کی کوئی چیز نہ تھی۔ غلاف کعبہ یقیناً اہل سنت کے لئے تعزیہ ثابت ہوگی۔ یا رومن کیتھولک روما میں کرسمس کے دنوں جو ایک تاریخی جلوس نکالا کرتے ہیں، غلاف کعبہ کا یہ جلوس اس کا مثیل ہوا کرے گا اور جو رسوم شیعہ بھائی تعزیوں کے ساتھ ادا کرتے ہیں جہاں غلاف کعبہ کے سلسلہ یہ ادا کیا کریں گے اور اسی حالت کے اعمیر کو یہ مناہر کار قرآن پاک کے الفاظ میں ان کی یاد کو ہر سال ہر سال تازہ

... کیا کرے گا۔

من یشفع شفاعۃ سیئۃ
یکن لہ کفل منھا

(الاعتصام ۱۲ اپریل)

جمعیت نام تھا جس کا

مختلف مذہبی گروہوں اور سیاسی ٹولیوں کی سرگرمیاں دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہمارے ہاں اجتماعی فلاح و بہبود، قومی اور ملکی ترقی اور استحکام اور دینی حمیت کا احساس و شعور ہی عنقا ہوتا جا رہا ہے ...

...... مختلف مذہبی گروہوں کی سرگرمیاں بھی بدقسمتی سے یہی رنگ لئے ہوئے ہیں۔ عارضی طور پر اگر باہمی تفرقہ بازی کا چرچا کم ہوتا ہے تو تھوڑی ہی دیر بعد یکایک ایسی ہولناک خبریں دیکھنے میں آتی ہیں کہ بس توبہ ہی بھلی۔ کہیں کافر گری اور کافر سازی کی مشینوں کے دہانے کھلتے دکھائی دیتے ہیں۔ تو کہیں سے سر پھٹول کی خبریں سامنے آتی ہیں ....

.... یہ صورت حال ہر لحاظ سے تشویش کا باعث ہے۔ اور ملک و ملت کے بے لوث خادموں کو اس کی اصلاح کی طرف فوری توجہ دینے ضرورت ہے ورنہ یہ مرض اس حد تک بڑھ جائے گا کہ چارہ گروں کی چارہ سازی بھی بے کار ثابت ہوگی۔ ملک اور قوم کو اس وقت انتہائی اہم داخلی و خارجی مسائل کا سامنا ہے اور یہ مسائل اتحاد و اتفاق کی فضا کے بغیر حل نہیں کئے جا سکتے اگر ہمارے مذہبی اور سیاسی راہنماؤں نے اس نازک مرحلہ پر بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہ کیا تو اس کی سزا پوری قوم کو بھگتنا پڑے گی ضرورت یہ ہے کہ ہم فروعی مسائل کو حق و باطل کا معرکہ بنانے کا رجحان ختم کر کے اتحاد و یکجہتی کی فضا پیدا کرنے کے لئے اپنی قوتیں صرف کریں۔

(وفاق سرگودھا ۱۰ اپریل)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا لڑکا عزیز مشتاق احمد آجکل ایک محکمانہ کورس کے سلسلہ میں کوہ مری گیا ہوا ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کی کامیابی اور دینی و دنیوی ترقی کے لئے دعا کریں۔

نیز خاکسار تین چار سال سے مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ بے روزگاری کے باعث خاکسار بہت زیر بار ہو چکا ہے جس کی وجہ سے پریشانیوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے بعض جسمانی عوارض بھی لاحق ہیں جو مزید بے چینی کا موجب ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ خاکسار کی پریشانیوں اور تکالیف کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میں اپنے جملہ خاندان کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں باہم متحدہ رہ کر دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لانے کی توفیق سے نوازے اور دین کا سچا خادم بنائے۔

عبدالکریم ولد چوہدری مولا بخش صاحب چک نمبر 29/R-L ضلع منٹگمری

۲۔ عبداللطیف صاحب ان دنوں سندھ یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

نثار احمد بسرا دارالرحمت وسطی ربوہ

۳۔ میرے بڑے بھائی رشید احمد صاحب سرور مبلغ ٹبورا مشرقی افریقہ چند دنوں سے دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے

ایم۔ وائی ناصر واپڈا لائلپور

۴۔ میری اہلیہ عرصہ ایک ماہ سے خون کی کمی کے باعث بیمار ہے ایک ٹانگ کا دوران خون بند ہو گیا ہے احباب جماعت کامل صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں

شیخ حفیظ الرحمٰن فاروقی ناظم آباد کراچی

۵۔ میرے بھائی چوہدری محمد عادل صاحب لمبے عرصہ سے بعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں۔ گزشتہ ایک ماہ سے بخار بھی رہتا ہے۔ نظر بھی کمزور ہو گئی ہے احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے

عبدالمومن کاٹھگڑی ربوہ

۶۔ میں عرصہ دو ماہ سے بازو اور گھٹنے میں درد اور بلڈ پریشر سے بیمار ہوں باوجود کافی علاج کے بلڈ پریشر نارمل نہیں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ کریم صحت عطا فرمائے آمین۔

احسان علی (ڈاکٹر) ۱۷ ایبکوڈ روڈ لاہور

۱۔ مچھر کو بھگا کر آرام سے سونے کا بفضلہ تعالیٰ ایک کامیاب نسخہ
نیو ماسکیٹو آئیل۔ قیمت بڑی شیشی ۲۵/۱ چھوٹی شیشی ۷۵/-

۲۔ شفتل اور برسیم وغیرہ کے چارہ سے پیدا ہونے والے جانوروں کے مہلک اپھارہ کی ایک بے نظیر اور تیز دوا۔ اکسیر اپھارہ۔ قیمت فی پیکٹ ۷۵/- فی درجن ۶/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

مشترکہ ٹائم ٹیبل

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ و فاروق بس سروس لمیٹڈ اڈہ ربوہ

آپ سروس			ڈاؤن سروس		
نمبر شمار	برائے	وقت روانگی	نمبر شمار	برائے	وقت روانگی
۱	لاہور	۰۵ — ۰۰	۱	جوہرآباد	۰۶ — ۰۰
۲	گوجرانوالہ	۰۶ — ۱۵	۲	جوہرآباد	۰۷ — ۰۰
۳	لاہور	۰۶ — ۴۵	۳	جوہرآباد	۰۷ — ۴۵
۴	لاہور	۰۷ — ۴۵	۴	سرگودھا۔میانوالی	۰۸ — ۳۰
۵	لائلپور	۰۸ — ۳۰	۵	سرگودھا	۰۹ — ۰۰
۶	لاہور	۰۹ — ۰۰	۶	جوہرآباد	۹ — ۴۵
۷	لاہور	۰۹ — ۴۵	۷	سرگودھا۔دریاخان	۱۰ — ۴۵
۸	لاہور	۱۰ — ۴۵	۸	جوہرآباد	۱۰ — ۴۵
۹	گوجرانوالہ	۱۱ — ۰۰	۹	جوہرآباد	۱۱ — ۳۰
۱۰	لاہور	۱۱ — ۳۰	۱۰	جوہرآباد	۱۲ — ۰۰
۱۱	لاہور	۱۲ — ۳۰	۱۱	جوہرآباد	۱۳ — ۰۰
۱۲	لائل پور	۱۳ — ۱۵	۱۲	سرگودھا۔بھیرہ	۱۴ — ۱۵
۱۳	لاہور	۱۳ — ۴۵	۱۳	جوہرآباد	۱۴ — ۴۵
۱۴	لائلپور	۱۴ — ۱۵	۱۴	جوہرآباد	۱۵ — ۱۵
۱۵	لاہور	۱۵ — ۱۵	۱۵	جوہرآباد	۱۶ — ۰۰
۱۶	گوجرانوالہ	۱۶ — ۰۰	۱۶	جوہرآباد	۱۶ — ۴۵
۱۷	لاہور	۱۶ — ۴۵	۱۷	جوہرآباد	۱۷ — ۱۵
۱۸	لائلپور	۱۷ — ۴۵	۱۸	سرگودھا۔بھیرہ	۱۸ — ۰۰
۱۹	لاہور	۱۸ — ۳۰	۱۹	سرگودھا	۱۸ — ۴۵
۲۰	لائلپور	۱۹ — ۱۵	۲۰	سرگودھا	۱۹ — ۱۵
			۲۱	سرگودھا۔میانوالی	۲۰ — ۰۰
			۲۲	جوہرآباد	۲۰ — ۳۰
			۲۳	جوہرآباد	۲۱ — ۰۰
			۲۴	جوہرآباد	۲۲ — ۳۰

منیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ و فاروق بس سروس لمیٹڈ لاہور

اعلان

جھنگ کے زرعی دیہاتی یونٹ احمدی پارٹی کے یونٹ قابل فروخت ہیں فوراً رجوع کریں۔

مبشر پراپرٹی ڈیلرز

فون نمبر ۲۲۵ سیالکوٹ شہر

دماغی امراض

مالیخولیا۔ وہم۔ دوراں۔ جنون۔ دیوانگی۔ بے خوابی وغیرہ کا جدید طریقہ سے کامیاب علاج اگر مریض زیادہ بکواس فضول حرکات اور بات بات پر تکرار کرے تو مریض دیکھا جائے کیونکہ ان حالات میں علی طور پر بھی علاج کیا جاتا ہے۔ باقی حالات میں مفصل خط لکھیں

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل چک جھمرہ حافظ آباد گوجرانوالہ

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کی نئی پیشکش

نئے ماڈل کے مٹی کے تیل سے جلنے والے چولہے جو بلحاظ خوبصورتی مضبوطی تیل کی بچت اور افراطِ حرارت — بے مثال ہیں —

مندرجہ ذیل ڈیلروں سے مل سکتے ہیں

1. بشیر جنرل سٹور ربوہ
2. چاند کراکری ہاؤس دھنی رام روڈ انارکلی لاہور
3. اعوان جنرل سٹور لیاقت مارکیٹ راولپنڈی
4. امپیریل سپورٹس ٹرنک بازار سیالکوٹ
5. سندھ سٹور کچہری بازار لائل پور
6. گوندل سٹور کچہری بازار سرگودھا
7. قریشی برادرز جہلم
8. عبدالرشید محمد بابر کابلی گیٹ پشاور صدر
9. اعوان برادرز چاک بازار پشاور صدر
10. آرمی سٹور ایبٹ آباد
11. فرنٹیر کمرشل ایجنسی نوشہرہ
12. اسلم جنرل سٹور قصور
13. شیخ ممتاز حسین اینڈ کو جنرل مرچنٹس چوک بازار ملتان شہر
14. خورشید جنرل سٹور فریئر روڈ سکھر
15. الحمرا ریڈیو اینڈ جنرل سٹور رحیم یار خان
16. جیلانی برادرز شاہ عالم مارکیٹ لاہور

رشید برادرز ٹرنک بازار سیالکوٹ

زدجام عشق

ایک بے مثل اور لاثانی دوا ۱۴/- چودہ روپے

طلاء اکسیر

زندگی اور حرارت کا سرچشمہ ۲/- دو روپے

فولادی گولیاں

بہترین مقوی اعصاب دوا ۵/- پانچ روپے

حب جواہر مہرہ

قلب و دماغ اور روح کا ہمدرد سو گولی تیس روپے ۳۰/-

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

قبر کے عذاب سے بچو

کارڈ آنے پر **مفت**

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ہمدرد نسواں مرض اٹھرا کی بےنظیر دوا۔ مکمل کورس ۱۹/- روپے۔ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• لاہور ۱۶ اپریل۔ مغربی پاکستان اسمبلی نے قریباً ڈیڑھ ہفتے کی بحث و تمحیص کے بعد حزبِ اختلاف کے ارکان کی شدید مخالفت کے باوجود قانون فوجداری ترمیمی بل کثرت رائے سے منظور کر لیا حزبِ مخالف کے آزاد ارکان اس مسودہ قانون کی منظوری کے خلاف احتجاج کے طور پر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے کونسل مسلم لیگ گروپ کے ارکان پہلے ہی اس بات پر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے تھے کہ انہیں تقاریر کے لئے وقت نہیں دیا گیا۔ اس مسودہ قانون کی منظوری کے ساتھ ہی سپیکر نے صوبائی اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصے کے لئے ملتوی کر دیا قانون فوجداری ترمیمی بل کے ذریعہ فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن مجریہ ۱۹۰۱ کو منسوخ کیا گیا ہے صوبائی گورنر کی توثیق کے بعد اسے باقاعدہ قانون کی حیثیت حاصل ہو جائے گی لیکن کوئٹہ و قلات ڈویژنوں میں اس قانون کا اطلاق بارہ ماہ بعد ہوگا۔ یہ مسودہ قانون سرکاری پارٹی نے ۱۴ اپریل کو ایوان میں پیش کیا تھا۔

• لندن ۱۶ اپریل۔ بھارت کا سرکاری وفد جو واشنگٹن اور لندن کا دورہ کرنے والا ہے آواز سے تیز رفتار طیارے حاصل کرنے کی ایک اور کوشش کرے گا کیونکہ بھارتی ذرائع کے مطابق امریکہ اور دولتِ مشترکہ کے فوجی مشن نے اپنی سفارشات میں اس قسم کے طیارے شامل نہیں کئے ہیں۔ بھارتی مبصرین کا خیال ہے کہ مشترکہ فوجی مشن کے اس اقدام کا مقصد بھارت پر دباؤ ڈالنا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کا کوئی تصفیہ کرے اگر مغربی ممالک بھارت کو آمادہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر بھارت کو آواز سے تیز رفتار طیارے مل جائیں گے، پاکستانی مبصرین جو بھارت کو بڑے پیمانے پر فوجی اور اقتصادی امداد میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں اور مغربی ملکوں کی اس بات کو احمقانہ خیال کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ مغربی ملکوں کی جانب سے یہ اقدام پاکستانی باشندوں کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے اور بھارت سے زیادہ مراعات حاصل کرنے کی خاطر جان بوجھ کر تاخیر پیدا کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے مغربی ممالک تصفیہ کشمیر کے بارے میں سنجیدہ نہیں ہیں، اگر ایسا ہوتا تو وہ گزشتہ برس کے بہترین موقع کو اس مقصد کے لئے استعمال کر سکتے تھے۔

• ڈھاکہ ۱۶ اپریل۔ پاکستان میں نائیجیریا کے ہائی کمشنر مسٹر عبد القادر ابوبکر نے کل یہاں ایک غیر رسمی بات چیت میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں پاکستان میں جہاں بھی گیا لوگوں نے میرے ملک اور عوام سے گہری دلچسپی اور جذباتِ خیر سگالی کا اظہار کیا آپ نے کہا کہ میں کشمیر کے معاملے میں لوگوں کے حق خود اختیاری پر یقین رکھتا ہوں۔

• جدہ ۱۶ اپریل۔ مکہ ریڈیو کے ایک نشریہ کے مطابق سعودی عرب کے وزیر اعظم اور ولیعہد شہزادہ فیصل نے ایک بیان میں عالم عرب کو متحد ہونے کی دعوت دی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ تمام مخلص عربوں کا انتہائے مقصود اتحاد ہونا چاہیئے۔ شہزادہ فیصل نے مزید کہا کہ یہ اتحاد کسی ایک شخص یا پارٹی کی بنیاد پر نہیں بلکہ غیر متغیر اصولوں کی بنا پر ہونا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ فلسطین کا مسئلہ بھی عرب باشندوں کے اتحاد ہی سے حل ہو سکتا ہے شہزادہ فیصل نے کہا عرب لیگ کی سرگرمیوں کا اچھا ہونا چاہیئے اور ایسے ملک عرب کے اختلافات ختم کرنے کے لئے کوشاں ہونا چاہیئے۔

• چٹاگانگ ۱۶ اپریل۔ مشرقی پاکستان کے وزیر خوراک و زراعت قاضی عبد القادر نے یہاں کہا کہ رواں مالی سال کے دوران برما اور امریکہ سے چودہ لاکھ ٹن غلہ درآمد کیا جائیگا قاضی عبد القادر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے آپ نے مزید کہا کہ مشرقی پاکستان خوراک کے معاملہ میں آئندہ تین سے پانچ سال میں خود کفیل ہو جائے گا بشرطیکہ کوئی بڑی قدرتی آفت نازل نہ ہو جائے۔

• لاہور ۱۶ اپریل۔ صوبائی وزیر تعلیم بیگم محمودہ سلیم نے کل سکولوں کے نان گزیٹڈ اور محکمہ تعلیم کے درجہ سوم کے ملازموں کی تنخواہوں میں دس سے پچیس فیصد تک اضافہ ہو جائے گا اس سے حکومت کو مزید اڑھائی کروڑ روپے سالانہ کا خرچ برداشت کرنے پڑیں گے کسی پرائمری ٹیچر کی تنخواہ ایک سو روپے سے کم نہ ہو گی۔ نئے سکیلوں سے ۴۲ ہزار سے زائد پرائمری اساتذہ کی تنخواہیں بڑھائی جائیں گی۔ بیگم محمودہ سلیم نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ضلعی تعلیمی کمیٹیوں کی کارکردگی کے سلسلہ میں اساتذہ میں جو بے چینی پائی جاتی ہے اس پر کمشنروں کی آئندہ کانفرنس میں غور ہوگا اور اسے دور کرنے کے اقدامات کئے جائیں گے۔

• لاہور ۱۶ اپریل۔ چیف سیٹلمنٹ و بحالیات کمشنر مسٹر ایم ایچ صوفی نے مہاجرین مرتہنین کے زیر قبضہ متروکہ زرعی اراضی کی خرید کے اختیار کی آخری تاریخ میں ۳۰ اپریل ۱۹۶۳ء تک توسیع کر دی ہے ان مہاجر مرتہنین کو جو ایسی اراضی کی خرید کے لئے اپنی درخواستیں آخری مقررہ تاریخ تک داخل نہیں کر سکے اب فارم پر اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو درخواستیں ارسال کرنی چاہئیں جس میں وہ اس قسم کی اراضی پر قابض ہیں۔

• لائل پور ۱۶ اپریل کل بس کے ایک حادثہ میں دو عورتیں جو سڑک کے کنارے کھڑی تھیں ہلاک اور بس کے چھ افراد زخمی ہو گئے بتایا جاتا ہے کہ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جبکہ ٹرانسپورٹ پاکستانی بس سروس کی ایک بس نمبر ۳۳۴ نے ایک اور بس سے آگے نکل جانے کی کوشش کی۔ یہ حادثہ لائل پور سمندری روڈ پر سمندری سے کوئی چار میل دور پیش آیا۔ بس کا ڈرائیور اور کنڈکٹر دونوں بچ گئے۔

• حیدر آباد ۱۶ اپریل گزشتہ روز کراچی جانے والی ایک ریل گاڑی نواب شاہ کے نزدیک پھاٹک میں سے گزر رہی تھی کہ ایک ٹریکٹر سے ٹکرا گئی جس سے تین افراد ہلاک ہو گئے ان میں ٹریکٹر ڈرائیور اور دو اور شخص شامل ہیں جو ٹریکٹر پر سوار تھے ڈرائیور مقامی سول ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہوا جبکہ دوسرے دو افراد موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے۔

• ٹوکیو ۱۶ اپریل کل تیسرے پہر وسطی جاپان میں ایک مسافر لاری سڑک سے پھسل کر دھان کے ایک کھیت میں جا گری اس حادثہ میں ۴۶ افراد زخمی ہو گئے۔

• قاہرہ ۱۶ اپریل۔ شام عراق۔ مصر کے نمائندوں کے مابین عرب وفاق کے آئین کے سوال پر جو بات چیت ہو رہی تھی۔ اس میں کم و بیش تمام امور طے ہو گئے ہیں اور مجوزہ وفاق کے آئینی ڈھانچے کا اعلان کر دیا گیا ہے آئین کی رو سے صدارتی کونسل ۱۹ ارکان پر مشتمل ہوگی۔ پارلیمنٹ میں دو ایوان ہوں گے تینوں ممالک اپنے داخلی امور صوبائی اسمبلیوں کے ذریعے طے کریں گے۔ دریں اثنا متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے مشترکہ اعلامیہ میں جاری کرنے سے پہلے مزید غور و خوض کے لئے عراق کے صدر عبد السلام عارف کو قاہرہ آنے کی دعوت دی ہے۔ جو موخر الذکر نے منظور کر لی ہے۔ دریں اثنا عرب جمہوریہ کی انقلابی کونسل کے صدر ونگ کمانڈر علی صابری نے یہ اعلان کیا ہے کہ کل مصر، شام اور عراق کے وفود کے درمیان مجوزہ عرب وفاق کے آئین کے متعلق بنیادی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

• واشنگٹن ۱۶ اپریل امریکہ کی قومی جغرافیہ سوسائٹی نے پاکستان کے نئے دار الحکومت اسلام آباد کے منصوبہ کی تعریف کی ہے سوسائٹی کے نیوز بلیٹن میں کہا گیا ہے کہ یہ نیا دار الحکومت ایشیا کی نئی طاقت کا مظہر ہے۔ دس کروڑ افراد نے اسلام کی بنیاد پر متحد ہو کر ایک نئی حکومت قائم کی جو مغربی طرز کی ہے اور اس نئی حکومت کا نیا دار الحکومت بھی جدید طرز کا ہے دار الحکومت میں جو تعمیر ہو رہی ہے۔ اس کا طرز تعمیر بھی زمانہ جدید کے فن تعمیر کی نمائندگی کرتا ہے

• واشنگٹن ۱۶ اپریل۔ امریکی حکام نے واضح کر دیا ہے کہ پاکستان کی مخالفت کے باوجود امریکہ بھارت کی فوجی امداد جاری رکھے گا۔ صدر کینیڈی وزیر خارجہ ڈین رسک وزیر دفاع میکنامارا اور دوسرے امریکی رہنماؤں نے مختلف اوقات میں بھارت کو فوجی امداد دینے کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیا ہے۔ اور انہیں یقین ہے کہ یہ فوجی امداد چین کے حملہ کے پیش نظر برصغیر ہند اور ایشیا کی سلامتی کے لئے ضروری ہے۔ یونائیٹڈ پریس انٹرنیشنل کے نامہ نگار واشنگٹن لیوری بیٹس نے اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں امریکی رہنماؤں کی حالیہ تقریروں کے اقتباسات پیش کئے ہیں۔

• کوئٹہ ۱۶ اپریل۔ آج یہاں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ریلوے حکام نے پچھلے ماہ کے آخری گیارہ دنوں میں کوئٹہ ڈویژن میں بلا ٹکٹ سفر کرتے ہوئے ۳۵۰ افراد پکڑے ہیں اور ان سے الم ۶۱۲ روپے جرمانہ وصول کیا گیا ہے۔

• حیدر آباد ۱۶ اپریل۔ راجہ صاحب محمود آباد نے کل یہاں کہا کہ اسلامی ریاست کمیونزم ہٹلر یا مسولینی سے خیالات مستعار لیکر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ وہ خود شناسی کے ذریعہ قائم کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے یوم لیاقت کی ایک تقریب میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے ان لوگوں پر تنقید کی جو پاکستان کو اسلامی ریاست میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں انہوں نے کہا ان لوگوں کا طریق کار جزوی یا کلی طور پر غیر اسلامی ہے کیونکہ اسلامی ریاست مستعار خیالات سے قائم نہیں ہو سکتی بلکہ وہ خود شناسی کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتی ہے

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے پی ڈبلیو آر کے نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹ پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے ٹنڈر ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۶۳ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔

کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل
ڈویژنل پلین نمبر LHR W-58 / LHR-62 کے مطابق آر سی سی ایچ ایس ٹنک کی تعمیر۔ تفصیل درج ذیل ہے:-	روپے	روپے	
۱۔ سی اینڈ ڈبلیو شاپ مغلپورہ میں تیس فٹ بلند آر سی سی سٹیجنگ پر ۵۰ ہزار گیلن کی گنجائش والے ٹنک کی تعمیر	۳۵۰۰۰/-	۷۰۰/-	چار ماہ
۲۔ کنال بنک کالونی میں تیس فٹ بلند آر سی سی سٹیجنگ پر تیس ہزار گیلن گنجائش والے ٹنک کی تعمیر	۳۰۰۰۰/-	۶۰۰/-	چار ماہ
۳۔ ڈارز کالونی اجانس کول بیرکس سول اینڈ ملٹری بیرکس اور ورکشاپ میں نوڈ کالونی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے تیس فٹ آر سی سی سٹیجنگ پر تیس ہزار گیلن گنجائش والے ایک بنک یا سول اینڈ ملٹری بیرکس کے قریب پہاڑی پر بیس فٹ بلند آر سی سی سٹیجنگ پر چالیس ہزار گیلن گنجائش والے ٹنک کی تعمیر	۳۵۰۰۰/-	۷۰۰/-	چار ماہ

جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں ٹنڈر کے اجراء کے لئے تعارفی سندات پیش کرنا ہوں گی۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پی ڈبلیو آر لاہور

درخواستِ دعا

مکرم جناب شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج کی اہلیہ صاحبہ محترمہ آجکل بہت بیمار ہیں اور انہیں بغرض علاج لاہور کے ایک ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین